امام خمینیؒ کے افکاروعقائد کی روشنی میں حج بیت اللہ الحرام اور وحدت اسلامی

مولانا سید صفدر حسین زیدی، جامعہ امام جعفر صادق
صدر امام بارگاہ، بیگم گنج، جونپور

انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد رونما ہونے والے حالات وحوادث کے سلسلے میں گفتگو کرتے ہوئے اکثر یہ کہا اور لکھا جاتا ہے کہ مذہب اسلام کے مختلف النوع عبادتی اور اخلاقی اعمال میں اسلامی انقلاب یا اس کے بانی امام خمینیؒ نے کیا خدمت انجام دی ہے؟ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ امام خمینیؒ یا ان کے انقلاب نے کوئی نئی شریعت پیش کی ہے، بلکہ اس کا مقصد یہ ہے اسلامی احکام وعبادات پر گذشتہ چودہ سو برس کے دوران سامراجی گردوغبار جمع ہوگیا تھا اس کو امام خمینیؒ نے شہداء کے مقدس خون سے ایسا پاک ودرخشاں بنادیا کہ لوگ خود بخود اس کے حقیقی مفہوم کی طرف متوجہ ہوگئے اور ان کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ اپنے دور کے شیطان کی شناخت کے بغیر ''رمی جمرات''یعنی علامتی شیاطین پر کنکری مارنا زیادہ مفید ثابت نہ ہوگا۔ اور حج کے دوران دیگر مناسک حج کی ادائیگی کے دوران ان کے بنیادی مقاصد سے عدم توجہ کے ساتھ ان سے کوئی فائدہ حاصل کرنا ناممکن ہے ۔(ادارہ)

اسلامی شریعت کے فرعی احکام میں حج تیسرا اہم واجب عمل ہے۔ لغت میں حج کے معنی قصد وارادہ کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں مناسک مخصوص کا وقت معینہ پر انجام دہی کا نام حج ہے۔ فروعات میں اگرچہ یہ واجب تیسرے مرحلہ میں قرار پایا ہے لیکن ان تمام فروعات میں اسے جو خصوصیت حاصل ہے وہ نماز ، روزہ ،زکات وخمس، جہاد ، امر بالمعروف ، نہی عن المنکر ، تولا، تبرا کو حاصل نہیں ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اس کی عظمت وشکوہ اور وسیع مصالح کے تحت اس کے نام سے ایک سورہ بعنوان سورہ حج مخصوص اور معین قرار پایا۔

وجوب حج قرآن میں :

قرآن مجید میں حج کے عمومی وجوب کا اعلان صراحت کے ساتھ موجود ہے۔

وللّٰہ علی النّاس حج البیت من الستطاع الیه سبیلا ومن کفر فان اللّٰہ غنی عن العالمین [1]

لوگوں میں جو صاحبان استطاعت ہیں ان پر اللہ کے لئے خانہ کعبہ کا حج واجب ہے اور جو (مستطیع ہوتے ہوئے) حج سے انکار کرے تو خدا سارے جہان سے بے نیاز ہے۔

مذکورہ آیت میں موحد اہل اسلام صاحبان استطاعت پر حج کے واجب ہونے کا اس وضاحت کے ساتھ اعلان ہے کہ اگر اس کا انکار کیا تو اس کا نقصان اور خامیاضہ اسی کو بھگتنا ہے، خدا ساری دنیا سے بے پرواہے۔ واذّن فی النّاس بالحج یاتوک رجالًاوعلی کل ضامریاتین من کل فج عمیق۲

اے رسول! لوگوں کو حج کی خبر کردو تا کہ لوگ دبلی پتلی سواریوں سے دور دراز کی مسافت طے کر کے جوق در جوق آئیں۔ اس آیۂ کریمہ میں بھی حج کی دعوت بالعموم دی گئی ہے، کسی خاص فرد یا جماعت یا گروہ سے متعلق نہیں ہے اور لوگوں کو دشواریاں تحمل کر کے خانہ خدا کے قریب جمع ہونے کے لئے کہا گیا ہے۔

واذان من اللّٰہ ورسولہ الی النّاس یوم الحج الاکبری انّ اللّٰہ بریءٌ من المشرکین ورسولہ۳

حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے تمام لوگوں کے لئے یہ آگاہی ہے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ مشرکین سے بری ہے۔ اللہ نے اس آیہ کریمہ میں واضح طور پر برائت اور بیزاری کا اعلان کیا ہے، اگرچہ کفار قریش اور کفار مکہ سے یہ اعلان مخصوص ہے کیونکہ یہ آیت جس وقت نازل ہوئی تو مصداق تنزیلی یہی کفار قریش اور کفار مکہ تھے لیکن چونکہ کلام الٰہی تاقیامت زندہ باقی ہے لہٰذا اس کے تاویلی مصداق بھی زندہ وباقی رہیں گے۔ لہٰذا صاحبان ایمان کو قیامت تک ان سے برائت کرنا ضروری ہے۔

لیشھدوا منافع لھم ویذکرواسم اللّٰہ فی ایّام معلومات علی مارزقھم من بھیمة الأنعام فکلوا منھا و اطعموا البائس الفقیر ۴

تا کہ اپنے منافع کا مشاہدہ کریں اور چند معین دنوں میں ان چوپایوں پر جو خدا نے بطور رزق عطا کئے ہیں خدا کا نام لیں اور پھر تم اس میں سے کھاؤ اور بھوکے محتاج افراد کو کھلاؤ۔

اقیموا الصّلوٰۃ واتو الزکوۃ واعتصموا باللّٰہ ھو مولٰکم فنعم المولیٰ ونعم النّصیر۵

نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ سے باقاعدہ طور پر وابستہ ہوجاؤ کہ وہی تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے۔

حج کے حکم پر عمل کرتے ہوئے لاکھوں مسلمان ہر سال اطراف واکناف عالم سے خانہ کعبہ میں اکٹھا ہوتے ہیں اور مکمل عظمت وشکوہ کے ساتھ فریضہ حج ادا کرتے ہیں، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ

وحدہ لاشریک نے تمام دنیا کے مستطیع لوگوں پر کیا صرف اس لئے حج واجب کیا ہے کہ وہ ایک مخصوص ومعین جگہ پر اکٹھا ہوکر عبادت کریں، اس کی بارگاہ میں گریہ وزاری کریں اورسعی وطواف وقوف وقیام وقعود سجدے اور رکوع کا نذرانہ پیش کریں اور بس؟ یا ان ارکان واعمال کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ عالم اسلام اور مسلمانوں کو درپیش عالمی مسائل پر مل جل کر غوروفکر کریں، ان کی تکلیفوں اور دکھوں کے مداوے کے لئے راہ نکالیں، دشمنان قرآن واسلام کی فریب کارانہ سازشوں کا پتہ لگائیں اور ان کے خلاف ٹھوس مستحکم عملی اقدام کرنا بھی واجب اور ضروری ہے۔ شریعت اسلام کے مدارک ومآخذ پر نظر ڈالنے سے یہ بات بالکل واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ ہمارے مذہب کی تمام عبادتوں میں سیاسی اور معاشرتی رخ کا دخل ہے لیکن فریضہ حج میں یہ چیز بہت ہی واضح اور نمایاں ہے۔ پنجگانہ جماعت کی نماز ایک محلّہ کے مسلمانوں کے باہمی اتحاد ووحدت اور اجتماع کا وسیلہ ہے۔ نماز جمعہ تقریباً ایک شہر کے کلمہ گو یوں کے اتحاد واجتماع کے حالات فراہم یعہ قرار دیاہے۔ اس آیۂ کریمہ میں قیاماً مصدر ہے جس کے معنیٰ ’’ کھڑا ہونا‘‘ یعنی بیت اللہ لوگوں کو دکرتی ہے، لیکن حج ساری دنیا کے گوشہ وکنار کے بصحت اور خوش حال موحد مسلمانوں کی سالانہ کانفرنس ہے تا کہ ایک الٰہی مرکز پر جمع ہو کر روحانی اور عبادتی فضا اور ماحول میں مسلمانوں کے مسائل کا جائزہ لیں۔ خدائی اقتدار کے زیر سایہ مستکبرین کے شیطانی طاقت کے خوف وہراس سے آزاد اور متحد ہوکر لائحۂ عمل تیارکریں۔ یہی وجہ ہے کہ خلاق عالم نے فرمایا جعل اللّٰہ الکعبۃ بیت الحرام قیاما للنّاس اللہ نے کعبہ کوانسانوں کی بقا کا ذرین ودنیا کے معاملات میں اتحاد واستقامت کے ساتھ متحرک کرنے کا مرکز ہے۔

انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد امام خمینی نور اللہ مرقدہ نے ایران میں عملی اتحاد ووحدت کی کامیابی اوراس کے کثیر المنفعت اثرات پیش کرنے کے بعد پوری دنیا کو اللہ ورسولؐ کے حکم کے تحت اتحاد وہمدلی کا پیغام مسلسل دیا ہے اور اس سلسلے میں پوری شدت کے ساتھ عملی جدوجہد بھی فرماتے رہے۔

یوں تو طول تاریخ میں ملت اسلامیہ کی بہت سی شخصیتیں پیداہوئیں ہیں جنہیں مصلح اور اتحاد ووحدت کے علمبردار کی حیثیت سے جانا جاتا ہے، جن کا مقصد ہی یہ تھا کہ امت اسلامیہ متحد ہوجائے اور مسلمان عالمی عزت واقتدار حاصل کرلیں۔ ایسے داعیان وحدت واتحادکم وبیش اپنے اس مقصد میں کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ عصری تاریخ میں امام خمینی بعنوان اصلاح طلب علمبردار اتحاد ووحدت کی حیثیت سے بے نظیر شخصیت کے حامل رہے ہیں۔ ان کی سوچ وفکر کی اصلی بنیاد اور بہترین محور ومرکز مسلمانوں کا ہمہ جہت

اتحاد اور ایک طاقتور اسلامی حکومت کا وجود ہے، جس کے ذریعہ سے ساری دنیا میں مسلمانوں کی عزت واقتدار و سربلندی نمایاں ہو۔ اس بیان کی روشنی میں پوری جرأت ووثوق کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ امام خمینیؒ نے ایجاد وحدت واتحاد کے مقصد میں اپنے گذشتہ لوگوں سے بہت زیادہ کامیابی کے ساتھ عملی اقدام انجام دیا۔ ان کے چہرے سے اور سیرت سے زمانہ کا درد اور امت واحدۂ اسلامی کی تشکیل کرنے کی فکر کو صاف صاف دیکھا جاسکتا ہے۔ اس ضمن میں ان کے چند اقوال بھی ملاحظہ فرمائیں:

امام کی نگاہ میں اتحاد کی اہمیت

۱۔ **حکومتیں** اور قوم کے سر برآوردہ افراد اٹھیں اور بے بنیاد لفتوں سے پرہیز کریں اور دوسروں کے بے اساس و بے اصل مذاہب کو نظر انداز کرتے ہوئے اسلام کے مترقی مذہب کی طرف آئیں۔ وہ فرماتے ہیں باطل قوتوں کو ختم کرنا سوائے اتحاد اور خداوند عالم کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ ۶

۲۔ دوسری جگہ امام خمینی فرماتے ہیں کہ اللہ کی مساعدت ومدد واتحاد ووحدت مسلمین کے ساتھ مشروط ہے۔ ۷

اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ دشمن کے سازش اور حیلہ کا مقابلہ صرف استقامت وہمہ جہت اتحاد سے کیا جاسکتا ہے۔ ۸

آپ فرماتے ہیں کہ اسلام کا حکم ہے کہ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً وّلاتفرّقوا۔ ہم سب اس الٰہی حکم پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھیں، ہم سب ایک ساتھ رہیں۔ یادرکھیں کہ اللہ کے اس حکم کی مخالفت جرم ہے اور گناہ ہے۔ ہم سب کو معتصم بحبل اللّٰہ رہنا چاہئے۔ ہم سب کو متحد رہنا چاہئے۔ جدا جدا اور الگ الگ رہنے کی فکر غلط ہے۔ الٰہی عطیہ وحدت کو توڑ کر اسلام سے خیانت نہ کیجئے، اپنی تمام قوت کو سمیٹ کر شیطانی قوت کے مقابلہ میں صف بستہ ہوجائیں۔ ایسے لوگوں کو اپنے درمیان نہ آنے دیجئے جو بیجا بہانوں کے ذریعہ آپ کے درمیان تفرقہ ڈالتے ہیں۔ ایسے تفرقوں کی روک تھام کیجئے۔ ۹

امام خمینیؒ ید اللہ مع الجماعۃ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دائمی رحمت بھی مسلمین کے اتحاد کے ساتھ مشروط ہے لہٰذا مسلمانوں کو کوئی ایسا کام نہ کرنا چاہئے کہ جس سے دست رحمت رک جائے۔ ۱۰

حج وحدت واتحاد اسلامی کا مرکز:

امام خمینیؒ نے فریضۂ حج کو اللہ کی طرف سے ایک بہترین وبے مثال وحدت واتحاد ملت

اسلامیہ کا نمونہ قرار دیا آپ نے حج کے سلسلے میں دیے گئے ایک پیغام میں فرمایا:

یکی از مهمات فلسفۂ حج، ایجاد تفاهم وتحکیم برادری بین مسلمین است وبردانشمندان ومعممین لازم است مسائل اساسی، سیاسی واجتماعی خود را با دیگر برادران درمیان گذار ند ودر رفع آن طرحهای تهیه کنند تا آنان در برگشت وکشور های خود آنها را تحت نظر علماء و ارباب نظر قرار دهند ۱۱

امام خمینیؒ فرماتے ہیں حج کا ایک اہم فلسفہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان برادری کا راج ہو اور آپس میں تفاہیم وتوافق پیدا ہو۔ مفکرین اور معممین وعلماء پر لازم ہے کہ اپنے بنیادی سیاسی اور اجتماعی مسائل کو دوسرے بھائیوں کے درمیان پیش کریں اور اس کے رفع کرنے کے سلسلے میں طریقۂ کار نکالیں تا کہ وہ لوگ اپنے ممالک واپس جا کر ان طریقہائے کار کو علماء اور ارباب فکر ونظر کے سامنے پیش کریں۔

ملاحظہ کیجئے کہ امام راحل نے حج کے عبادتی رخ کے ساتھ ساتھ اس کے اہم فلسفہ کو مسلمانوں کے درمیان برابری اور برادری ہم فکری وہمدلی اور آپسی تفاہم قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے ساری دنیا کو اس پیغام سے درس حاصل کرتے ہوئے حج کے دوران باہمی ارتباط و روابط یکجہتی کے حصول کو اہم فریضہ سمجھنا چاہئے اور اس کو بھی اللہ کی عبادت تصور کرتے ہوئے کسب کرنا چاہیے۔

آپ ایک دوسرے پیغام حج میں فرماتے ہیں:

”باید بدانیم که یکی از فلسفه های مهم اجتماعی عظیم از سراسر جهان در این مقام مقدس ومحبت وحی بهم پیوستن مسلمانان جهان وتحکم وحدت بین پیروان پیامبر اسلام وپیروان قرآن کریم درمقابل طاغوتهای جهان است و اگر خدای نخواسته از اعمال بعض زائران در این وحدت خللی واقع شود وتفرقه ایجاد گردد موجب سخط رسول اللّٰہؐ وعذاب خدا وند قادر خواهد شد۔“ ۱۲

ہمیں جاننا چاہئے کہ حج کے اجتماع عظیم کا ایک اہم فلسفہ یہ ہے کہ سارے عالم سے اس مقدس مقام اور مہبط وحی میں آنا، پیغمبرؐ اسلام اور قرآن کی اطاعت کرنے والوں کا دنیا کی طاغوتی طاقتوں کے مقابلے میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا آپس میں ملنا ان کے درمیان وحدت کی حاکمیت کے ہونے کا اعلان ہے۔ اگر خدانخاستہ بعض زائروں کے عمل سے اس وحدت واتحاد میں کوئی خلل پڑ جائے یا تفرقہ پیدا ہو جائے تو رسول ﷺ کی ناراضگی اور خداوند قادر کے عذاب کا سبب ہوگا۔

غور فرمائیں کہ امام خمینیؒ نے اپنے اس اہم پیغام کے ذریعہ حج کو مسلمانوں کے درمیان وحدت کے قیام کا ذریعہ قرار دیا ہے اور اسے حج کا اہم فلسفہ بتایا ہے۔ اب اگر کوئی حج بجالاتا ہے تو اسے چاہئے کہ وحدت کی مضبوط ڈور سے بندھ جائے اور اپنی پوری فکر کو اس موقع پر ایک خدا، ایک رسولؐ اور ایک کعبہ سے وابستہ کرتے ہوئے امت واحدہ کی خدا و رسولؐ کی پسندیدہ تصویر بن جائے اور ہر سانس بہ فضائے توحید جذب کرے اور تفرقے وتنازعے سے اس ملکوتی مقام وفضا کو محفوظ رکھتے ہوئے اپنے کو اس عظیم متعدی کثافت سے بچائے رکھے، ورنہ خدائے ابابیل کے قہر سے بچ نہیں سکتا۔

لازم است زائرین محترم بیت اللّٰہ الحرام از ہر ملت ومذہبی کہ ہستند بہ فرامین قرآن کریم گردن نہند ودرمقابل سیل شیطانی بیان کن اسلام زدایی شرق وغرب ووابستگان بی ارادہ آنان دست اخوت اسلامی بہ ہم دہندہ وبہ آیات شریف الٰہی کہ آنان را بہ اعتصام بہ حبل اللّٰہ فراخواندہ واز تفرقہ واختلاف تحذیر فرمودہ است، توجہ کنند از این فریضہ عبادی سیاسی اسلام در آن امکنۂ شریفہ کہ بہ حق برای مصالح موحدین ومسلمین جہان بناشدہ است بیشترین استفادہ معنوی وسیاسی را نمودہ وبہ سر قربانگاہ ابراہیمی واسماعیلی توجہ کنند کہ برای خدای تبارک وتعالیٰ وہدف مقدس اسلام تا سرافدای عزیز ترین ثمرہ وجود خود باید ایستاد و از ہدف الٰہی دفاع نمود۔ [۱۳]

بیت اللہ الحرام کے محترم زائرین چاہے جس مذہب وملت کے بھی ہوں ان پر لازم ہے کہ قرآن کریم کے فرمودات کے سامنے سر جھکادیں اور شیطان کے جڑ سے اکھاڑنے والے طوفان شرق وغرب زدہ اسلام اور اس سے بے ارادہ طور پر وابستہ لوگوں کے مقابلے میں اسلامی برادری کے ہاتھوں کو آپس میں تھام لیں اور قرآن مجید کی اس آیت پر کہ جس میں انہیں اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی دعوت دی گئی ہے اور اختلاف وتفرقے سے ڈرایا اور روکا گیا ہے کی طرف توجہ دیں، اسلام کے اس عبادی وسیاسی فریضہ سے اس شریف ومقدس مقام پر جو یکتا پرست موحد کی مصلحتوں اور دنیا کے مسلمانوں کے لئے بنا ہے، زیادہ سے زیادہ معنوی اور سیاسی فائدہ حاصل کرتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ واسمٰعیلؑ کی قربان گاہ کے راز پر توجہ دیں کہ جنھوں نے اللہ اور اسلام کے لئے اپنے وجود کے عزیز ترین ثمرہ کو فدا کردیا اور الٰہی مقاصد کا دفاع کیا۔

امام خمینیؒ نے اپنے مذکورہ پیغام میں حاجیوں کو وحدت اور اتحاد سے متعلق آیات کریمہ پر توجہ

دلائی ہے اور تفریق وتفکیک سے حذر اور ممانعت سے متعلق آیات پر غور وفکر کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ حبل الٰہی سے اعتصام کی دعوت دی ہے اور اس فریضہ کی ادائیگی سے دائمی دولت اتحاد ووحدت حاصل کرکے حج کے وسیع فوائد سے بہرہ مند ہونے پر زور دیا ہے۔

با اتکال به خدای بزرگ در این مواقف عظیمه پیمان اتحاد واتفاق در مقابل جنود شرک و شیطنت ببندید واز تفرقه وتنازع بپرهیزید"...ولاتنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم..."

امام خمینیؒ اپنے ایک حج کے پیغام میں فرماتے ہیں:

خدائے بزگ وبرتر کی ذات اقدس پر بھروسہ کرتے ہوئے اس عظیم مقام پر شرک وشیطنت کے لشکر کے مقابلے پر اتحاد واتفاق کا عہد و پیمان کیجئے اور تفرقے وتنازعے سے بچئے۔ حج کے اس جمعیت سے پر عبادت گزاروں، روحانیت اور معرفت پروردگار عالم میں ڈوبے ہوئے حاجیوں کو خداوند عالم کے اس فرمان" لاتنازعوا............کو پیش کرتے ہوئے دعوت وحدت واتحاد دینا مرحوم امام خمینیؒ کی عمیق ووسیع فکر کا نتیجہ ہے، جس سے صحیح معنی میں حج کی دنیاوی واخروی افادیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ کاش! ملت مسلمان اس کا ادراک کر سکے۔

رنگ وبوی ایمان اسلام که اساس پیروزی وقدرت است باتنازع ودست بندهای موافق باهواهای نفسانیه ومخالف به دستورحق تعالیٰ زدوده می شود واجتماع در حق وتوحید وکلمۂ توحید که سرچشمۂ عظمت امت اسلامی است به پیروزی می رسد ۱۵

اسلام اور ایمان کی رنگ وبو کامیابی کی بنیاد اور طاقت ہے، تنازعہ اور خداوند متعال کے حکم کی مخالف نفسانی ہوا وہوس کے ہجوم سے ختم ہوجاتی ہے، اہل حق کا اجتماع وتوحید کلمہ وکلمۂ توحید جو امت اسلامی کی عظمت کا سرچشمہ ہے، کامیابی حاصل کرلیتا ہے۔

امام راحل اپنے اس بیان سے ساری دنیا سے حج پر آئے ہوئے مسلمانوں کو اور ان کے ذریعہ عالم اسلام کو آگاہ کررہے ہیں کہ تم ایک خدا کے کلمہ سے واسطہ ہوکر لاالہ الا اللہ کے پرچم تلے یہاں جمع ہوئے ہو، یاد رکھو! یہی اجتماع ہماری عظیم طاقت ہے اور دشمنان اسلام، طاغوت، مستکبرین کے خائف وناکام ہونے کا ذریعہ ہے۔ اگر خدانخواستہ اللہ کے حکم کی مخالفت کرکے ہم نے اپنی اجتماعی طاقت کو کمزور کردیا تو ہم ناکام اور رسوا ہوجائیں گے۔

حج کے سلسلے میں امام خمینیؒ کے جتنے بھی خطابات، پیغامات، ہدایتیں ہیں، ان سب میں ان

بنیادی اور اہم نکتہ پر انہوں نے زیادہ زور دیا ہے۔ وہ حج کو اللہ کی بندگی کے اظہار کے ساتھ ساتھ قیام اتحاد، فکری ہماہنگی کا ذریعہ، اجتماعی جدوجہد کی کامیابی کا سرچشمہ، دشمنان اسلام وقرآن کومقہور ومغلوب کرنے کی طاقت، عالم اسلام کی فلاکت وپستی کوختم کرنے اوراحساس کمتری کودورکرنے کاعظیم سرمایہ قرار دیا ہے اور انتشار، اختلاف، افتراق، فتنہ وفساد اور بین المسلمین جزوی باتوں کو لے کر ان کے درمیان ٹکراؤ اورگروہ بندی کو ماضی سے لے کرعصر حاضر تک مسلمانوں کی ناکامی اور کمزوری کا سبب قرار دیا ہے۔

ایران کے اسلامی انقلاب کے بعد امام خمینی مرحوم نے حج کے ذریعہ اتحاد کی روشنی کا مسلمانوں کے درمیان بہت حد تک احساس جگادیا، بلکہ جو حج کا اہم جوہر ہے اور جس کی طرف اس کے پہلے بہت ہی کم توجہ دی گئی، اس رخ کوسورج کی طرح انہوں نے لوگوں کے سامنے پیش کردیا۔ اب سوائے جاہل اور شب پراچشم کے علاوہ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم اس روشنی سے آگاہ نہیں تھے اورعالم اسلام کو افتراق وانتشار کے نقصانات سے بھی لوگوں کو آگاہ فرمادیا اور اس کا ثمرہ بھی کسی حدتک حاصل ہورہا ہے۔

اگرکلی طور پر حج پر آنے والے تمام مسلمان احیاء احکامات الٰہی کرنے والے امام راحل کی منفعت سے لبریز فکر کوعمل میں ڈھال لیں تو ساری دنیا کے مسلمان ذلت وعسرت ،ظلم وجور سے محفوظ سرافراز وسربلند ہوجائیں گے اور دنیا کا ہر انسان حقیقی عدل وانصاف سے بہرہ مند ہوگا۔

❧♦❧

حوالے:

۱۔سورہ آل عمران آیت ۶۷

۲۔سورہ حج ۲۷

۳۔سورہ برائت ۳

۴۔سورہ حج ۲۸

۵۔سورہ حج ۲۸

۶۔سخن انبیای امام آبان ۱۳۵۵

۷۔سخن انی امام ۱۴۔۱۲۔۵۷

۸۔سخن انبیای امام ۲۳۔۶۔۵۸

۹۔سخن انبیای امام ۱۳۔۸۔۵۷

۱۰۔سخن انبیای امام ۲۔۳۔۵۸

۱۱۔صحیفۂ نور ج ۹ ص ۱۷۶
۱۲۔صحیفۂ ،نور، ج، ۱۹، ۲۰۲
۱۳۔صحیفۂ نور ،جلد ۱۷ ،صفحہ ۲۹
۱۴۔سورہ انفال ۴۶
۱۵۔صحیفۂ نور جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۱